SILSILAH SHARHUL HADEES-

Arshad Basheer Madani

00919290621633 (whatsapp)

www.abmquranmotes.com

Hadees No.1

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْت رَسُولَ الله صلي الله عليه وسلم يَقُولُ: « إنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إلَى الله وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إلَى مَا هَاجَرَ إلَيْهِ».

(بخاری:1، ومسلم: 1907)

ترجمہ: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا،آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ:" تمام اعمال) (کی قبولیت) کی بنیاد نیتوں پر ہے اور ہر انسان کے لئے وہی ہے جیسی اس کی نیت ہے ۔ سوجس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہے تو اس کی ہجرت اللہ رسول کیلئے ہی ہے (مقبول ہے) اورجس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے کے لیے ہو یا کسی عورت سے شادی کرنے کیلئے ہو تو اس کی ہجرت اس کے مقصد کے مطابق ہے (آخرت میں اجر سے محروم رہے گا)

سند الحديث

حدیث نمبر 1

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ، يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِىَ اللهُ عَنْهُ ـ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (("إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ،

وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ "))

ترجمہ: ہم کو حمیدی نے یہ حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ ہم کو سفیان نے یہ حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں ہم کو یحییٰ بن سعید انصاری نے یہ حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ مجھے یہ حدیث محمد بن ابراہیم تیمی سے حاصل ہوئی۔ انہوں نے اس حدیث کو علقمہ بن وقاص لیثی سے سنا، ان کا بیان ہے کہ میں نے مسجد نبوی میں منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زبان سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر عمل کا نتیجہ ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی ملے گا۔ پس جس کی ہجرت (ترک وطن) دولت دنیا حاصل کرنے کے لیے ہو یا کسی عورت سے شادی کی غرض ہو۔ پس اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کے لیے ہو گی جن کے حاصل کرنے کی نیت سے اس نے ہجرت کی ہے۔

حوالجات

(صحیح البخاری،کتاب الوحی ، بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[باب نمبر:1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء کیسے ہوئی،حدیث نمبر :1و54و2529و3898و5070و6689و6953۔ وصحیح مسلم :1907[4927]۔ وسنن ابوداود:2201۔وسنن الترمذی:1647۔ وسنن النسائی:75۔ وسنن ابن ماجہ :4227

راویوں کا تعارف:

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ، يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللهُ عَنهُ

1: - (الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ)عبداللہ بن زبیر الحمیدی قرشی اسدی مکی ،امام حمیدی امام بخاری رحمہ اللہ کی استاذ ہیں آپ مکہ کے رہنے والے تھے ، اور آپ کا انتقال 219ھ مکہ مکرمہ میں ہوا(الجرح وتعدیل الابن ابی حاتم:112/11،113)

2: - (سُفْيَانُ)سفیان ابن عیینہ بن میمون مکی کوفی(ثقة حافظ حجة) ،آپ کی پیدائش:107ھ اور وفات:198،مقامِ وفات مکہ ، آپ کو "محدث حرم المکی " بھی کہا جاتا ہے آپ کا قیام مکہ ، شام اور کوفہ میں رہاہے ۔

3: - (يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيُّ)

یحییٰ بن سعید انصاری مدنی بغدادی ، آپ کی ولادت 70ھ میں سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور میں ہوئی ، آپ نے سیدناانس اور کئی صحابہ کرام سے حدیث کی سماعت کی ہے آپ مدینہ منورہ کے قاضی اور مفتی تھے ، آپ کی وفات :143ھ الہاشمیہ کے مقام میں ہوئی ۔

اساتذہ: - سیدنا انس رضی اللہ عنہ ۔سیدنا اسعد بن زرارہ انصاری رضی اللہ عنہ ۔ سیدنا حارث بن ربعی سلمی رضی اللہ

عنہ۔
تلامذہ: - اسماعیل بن علیہ ۔ حماد بن زید، وغیرہ۔
4: - (مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ) محمد بن ابراہیم بن حارث التیمی قرشی مدنی ۔
ان کے دادا الحارث بن صخر مہاجرین میں سے تھے اور وہ سیدنا ابوبکر صدیق کے چچا زاد بھائی تھے۔
ولادت:45ھ
وفات:119ھ(ابوحسان الزیادی نے آپ کی تاریخِ وفات119ھ لکھی ہے ۔ بعض نے 120ھ لکھی اور خلیفہ بن خیاط نے 121ھ تاریخِ وفات لکھی ہے)
مقامِ وفات : مدینہ المنورہ
جن لوگوں سے آپ نے حدیث کی سماعت کی : سیدنا اسامہ بن زید۔سیدنا ابوسعید الخدری۔ سیدنا جابر ابن عبداللہ ۔ رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین میں سے علقمہ بن وقاص رحمہ اللہ وغیرہ سے آ پ نے حدیث کی سماعت کی ہے ۔
آپ سے جن لوگوں نے حدیث کی سماعت کی ان میں سے کچھ یہ ہیں:یحییٰ بن سعید انصاری،ہشام بن عروۃ، یحیی بن ابی کثیر اور امام اوزاعی میں ان شامل ہیں ۔
5:- (عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ) علقمہ بن وقاص بن محصن اللیثی العتوری مدنی
کنیت : ابو یحییٰ
ولادت: سیدنا علی کی دورِ خلافت میں آپ کی ولادت ہوئی ۔
وفات : عبدالملک بن مروان کی حکومت آپ کی وفات ہوئی۔
مقامِ وفات: مدینہ المنورہ ۔
اساتذہ: سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا،وغیرہ۔
تلامذہ: موسیٰ بن عقبہ۔ عبدبن حمید۔ محمد بن حارث التیمی ، وغیرہ۔

6: - (عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ) امیر المؤمنین سیدنا عمر ابن الخطاب قرشی العدوی مدنی
ولادت : 40قبلِ ہجرت
وفات:23ھ
مقامِ وفات: مدینہ المنورہ ۔
خلیفہ ثانی، لقب فاروق ، عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں، احد العمرین نبیﷺ نے دعا کی تو آپ کے حق میں قبول ہوئی، علانیہ ہجرت کی، نبی ﷺ کے ساتھ سارے اہم واقعات میں شریک رہے، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد آپ کا مرتبہ ہے اسلام میں، ابو بکر نے جو پلان دیا تھا اس کو Execute کرنے والے بعد کے چاروں خلیفہ رہے یعنی عمر، عثمان، علی، حسن رضی اللہ عنہم اور آج پچاس سے زائد ممالک میں اسلام کا جو پرچم لہرارہا ہےوہ خلفاء راشدین کی محنتوں کا نتیجہ ہے اللہ نے برکت دی تھی، عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں "ادارہ – management" پر بڑا کام ہوا ؛ شام عراق مصر جیسے ممالک فتح کیے ہیں، ہجری کیلینڈر کا آغاز کیا ہے، دواوین کی ترتیب کی ہے، گورنر کا مضبوط نظام بنایا جس سے حکومت مستحکم ہوتی ہے۔

اسباق:

1. نیت دل سے کی جاتی ہے زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی نیت کے کوئی کلمات ثابت ہیں ۔
2. نیت کی دوقسمیں ہیں ، نمبر ایک : خاص صرف اللہ کی خوشنودی کےلئے نیت کرنا۔ عبادات اور عادات میں نیت کرنا جیسا کہ غسل کرنے سے پہلے جسم کی صفائی کی نیت کرنا جنابت کی صفائی کی نیت کرنا حیض ونفاس کی صفائی کی نیت کرنا

3. کوئی بھی عمل نیت کے بغیر مکمل نہیں ۔
4. مسلمان کو اپنی نیت کی اصلاح کرتے رہنا چاہئے ۔
5. نیت اگر صحیح ہے تو ہر عمل باعثِ اجروثواب بن جاتا ہے ۔
6. اس حدیث کو ثلث الاسلام کہا گیا ہے۔
7. امام شافعی کا قول ہے: اس میں فقه کے 70 ابواب ہیں ،
8. ایک قول کے مطابق یحیی بن سعید انصاری سے 340راویوں نے روایت کیا، جبکه ابن حجر رحمه الله کہتے ہیں 100 سے زائد رواۃ نہیں ملتے۔
9. یه سند بعد کے دور میں مشہور ہوگئی۔ شروع میں ایک ہی راوی ہیں جو عمر رضی الله عنه سے روایت کرتے ہیں، یه حدیث آحاد کی قبیل سے ہے۔عقائد اور احکامات میں آحاد سے حجت لی جا سکتی ہے۔
10. امام بخاری نے شروعات خبر آحاد سے کی ہے اور آخری روایت بھی خبر واحد ہے۔
11. خبر واحد کی قبولیت کے بارے میں ائمه اسلام اور محدثین کا جو طریقه رہا ہے وہ امام بخاری رحمه الله نے بتایا ہے۔
12. یه حدیث صحیح بخاری میں سات مقامات پر آئی ہے۔
13. اسے حدیث غریب کہتے ہیں کیونکه عمر رضی الله عنه سے علقمه کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا۔علقمه سے روایت کیا صرف محمد بن ابراہیم التیمی نے، ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے اس کے بعد یه حدیث مشہور ہوگئی۔
14. یه حدیث فرد ہے ؛ اور اس کو شیخین نے روایت کیا ہے جس سے اسکی صحت اعلی درجے کی ہوجاتی ہے۔
15. سبب ورود میں اختلاف ہے۔ایک شخص جسے مہاجر ام قیس کہتے ہیں عورت کی خاطر ہجرت کی یه سبب ورودہے، لیکن بات ایسی نہیں ، ابن حجراور ابن رجب رحمہما الله کہتے ہیں که ہم نے

www.alquranrnotes.com

سارے طرق جمع کیے لیکن ہمیں ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا، اس لیے ایسا کہا جاسکتا ہے کہ بعد میں یہ واقعہ ہوا ہو اور تطبیقا اس حدیث کو ذکر کیا گیا ہو۔تو یہ واقعہ تطبیق کی قبیل سے ہے نہ کہ سبب ورود کی قبیل سے۔

16. اس حدیث کی اہمیت بڑی اہمیت ہے اعمال کی قبولیت کے لئے اخلاص واتباع ضروری ہے یہی وجہ ہے کہ ،امام بخاری نے اس حدیث سے اپنی کتاب کا آغاز کیا اوراسي طرح ہرعالم نے اس کی اہمیت بیان کی۔
17. عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ تصحیح نیت کے لیے یہ حدیث بڑی اہم ہے ؛ ہر حدیث کی کتاب اسی سے شروع کرنی ہے۔
18. بعض علماء کہتے ہیں کہ اسلام پانچ حدیث پر گھوم رہا ہے؛ پہلی: انما الاعمال بالنیات ہے دوسری : من احدث فی امرنا ھذا تیسری : الحلال بین والحرام بین
19. 19. امام ابو داود رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے پانچ لاکھ حدیثیں جمع کی ہیں اس میں سے چار ہزار آٹھ سو حدیثیں سنن ابی داود میں شامل کی اس میں سے چار حدیثیں کافی ہیں: من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ، انما الاعمال بالنیات، لا یومن احدکم حتی یرضی لأخیہ ما یرضی لنفسہ، الحلال بین والحرام بین۔
20. ”من عمل عملا لیس علیہ امرنا“ یہ ظاہری اعمال کا ترازو ہےاور باطنی اعمال کا ترازو ”انما الأعمال بالنیات“ ہے۔
21. ”انما “اداۃِ حصر ہے ، اعمال جمع عمل ہےعمِل یعمَل عمِلا۔ النیۃ تطلق علی الإرادۃ والقصد والعزم، اصطلاحا: اعتقاد القلب فعل الشیئ من غیر التردد۔
22. فائدۃ النیۃ: عادات اور عبادات میں فرق نیت ہی سے ہوتا ہے۔عبادات بھی مختلف ہیں تو ان میں فرق بھی نیت سے ہوتا

ہے۔ جیسا کہ یہ فرض کی دو رکعت ہے یا سنت کی دو رکعت ہےنیت ہی سے فرق ہوتا ہے۔

23. ”انما الاعمال“ یعنی اعمال صحیح ،معتبر اور مقبول ہوتے ہیں نیت کی بنیاد پر، یعنی اعمال شرعیہ نیت کے محتاج ہیں۔ اور جو عادات ہوتی ہیں وہ نیت کی محتاج نہیں۔
24. اعمال القلوب واللسان والجوارح ان تمام کے لیے نیت شرط ہے۔ اعمال ترکیہ جیسے ازالہ نجاست کے لیے نیت شرط نہیں ۔
25. ”الایمان بضع و سبعون شعبة“ عادات و خصال کسی میں 69 کہا گیا کسی روایت میں 79 ۔ یہ اعمال کرنے پر انسان کا ایمان ان شاء اللہ مکمل ہوتا ہے۔
26. ابن حجر فرماتے ہیں کہ بنیادی طور یہ اعمال 69 ہیں لیکن اگر جزئیات میں چلے جائیں تو 79 ہوجاتے ہیں۔
27. نیت کے ذریعہ کوئی بھی عمل ثواب والا بناسکتے ہیں۔ مثلا انسان کھاتا پیتا اور سوتا ہے لیکن اگر نیت ہو کہ جو کھارہا ہے تاکہ عبادت بجا لاسکوں وہ یہ کھانا بھی ثواب ہوگا۔ اور نیت کی خرابی کی وجہ سے وہ عمل باعث سزا ہوجائے گا۔
28. قواعد فقہیہ میں اس کے22 فقہی نکات پیش کرنے کی اللہ نے مجھے عنایت فرمائی کہ نیت کا فقہی اعتبار سے کیا اثر پڑھتا ہے
29. اخلاص کی اہمیت پر شیخ قحطانی کی کتاب "نور الاخلاص" ضرور پڑھنی چاہیے۔
30. اخلاص پر بھر پور توجہ دینی چاہیے کہ ہر عمل خالص اللہ کے لیے ہواور محمد ﷺ کے بتلائے ہوئے طریقہ کے مطابق ہو۔
31. قواعد فقہیہ میں ہم نے پانچ بڑے قواعد جس پر 4000 فقہی قواعد کا انحصار ہے بیان کیے ہیں انہی میں سے ایک قاعدہ ”انما الاعمال بالنیات“ کو سامنے رکھ کر ہی بنایا گیا ہے ”الامور بمقاصدھا“ کہ مقصد اور قصد کیا ہے اس کا بڑا اثر پڑھتا ہے انسان

جو بولتا ہے یا کرتا ہے اسی کی بنیاد پر فقہی مسائل مرتب ہوتے ہیں۔

32. نیت اچھی ہو تو اس کا اثر دور دور تک جاتا ہے لیکن اگر نیت درست نہ ہو تو اللہ اس کا اثر زائل کردیتے ہیں ۔

33. ایمان کے بعد قبول عمل کی شرائط میں اخلاص اور موافقت شریعت ہونا ضروری ہے۔

34. اس سند میں ایک نکتہ یہ ہے کہ یہ حدیث بدء الوحی سے ہے اوربدء الوحی کا تعلق مکہ سے ہے تو اس کے راوی بھی امام بخاری نے مکی منتخب کیے ہیں جیسے حمیدی رحمہ اللہ سفیان رحمہ اللہ ۔

35. "نیت کا فقہی اعتبار سے کیا اثر پڑھتا ہے" قواعد فقہیہ میں موجود نیت کے 23 فقہی نکات ملاحظہ ہوں

36. **المراد بالنية** (نیت سے مراد کیا ہے)**:** النية سے النية الخالصة مرادہے۔

37. **النية شرط أم ركن (نیت شرط ہے یا رکن):** شرط عمل سے باہر کی چیز ہے جبکہ نیت داخلی اور خارجی کو محیط ہے اسی لیے بعض علماء کرام نے کہا کہ نیت شرط بھی ہے اور رکن بھی ہے۔ (ابن باز)

38. **الفرق بين العادة والعبادة** (عادات اور عبادت میں فرق کیسے کریں):آدمی عمل کرتا ہے عادت (جیسے کہ غسل کرتا ہے نیت تبرد(ٹھنڈک) کی نیت سے)کے طور پر بھی اور عبادت (غسل برائے نیت رفعِ جنابہ) کے طور پر بھی ، اس لئے ثواب کے لیے نیت شرط رکھی گئی ۔ (شيخ السعدی)

39. **الفرق بين أنواع العبادات بالنية:**نیت کے ذریعہ اقسام عبادات میں بھی فرق کیا جا سکتا ہے اور عادت اور عبادت میں بھی فرق کیا جاسکتا ہے۔ (شيخ السعدی)

www.ahnafnotes.com

40. **أهمية النية:**نیت ہی پر مدار ہوتا ہے عمل کے قبول ہونے اور رد ہونے کا ۔ اس کی دلیل یہ قول رسول ﷺ ہے"إنما الاعمال بالنيات" اعمال کا دار ومدار نیتوں پر ہے۔ (صحيح البخاری: 1)
41. نسبت: (1)امام بیہقی نے کہا میرا ارادہ تو یہ ہے کہ ہر باب سے پہلے یہ حدیث لکھوں۔ (2) کسی نے کہا یہ ثلث العلم ہے، (3)کسی نے کہا کہ ربع العلم ہے، (4) بہر حال امام بخاری نے صحیح بخاری کی شروعات "إنما الاعمال بالنيات" سے کی ہے۔ یعنی اس کے آنے والا ہر باب ایک عمل کا تقاضہ کرتا ہےاور ہر عمل نیت صادقہ کا تقاضہ کرتا ہے۔
42. شروط قبول العمل: ایمان باللہ کے بعد (1)نیت صادقہ (اخلاص) اور (2)اتباع، دو شرطیں ہیں قبول عمل کے لیے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: اسلام کا خلاصہ دو سوال وجواب میں ہے، (1)من تعبد؟ (اس کا جواب ہےالاخلاص) (2)وکیف تعبد؟ (اس کا جواب ہےالاتباع)
43. أهمية النية:اخلاصِ نیت وہ عظیم شیئ ہے جو مباح کام کو کارِ ثواب بنادیتی ہے۔ کھانا، پینا، سونا، مال کمانا اور نکاح وغیرہ ان کا مقصد حرام سے بچنا ہو تو یہ عبادت اور کارِ ثواب ہے۔
44. الأمور الفعلية والتركية:شریعت میں احکامات دو طرح کے ہیں: ایک حکم جس کا مقصد ہےکرنا اور وہ امر بجا لانا، اس کے لیے نیت ضروری ہے صحت ِعمل اور ثواب کے لیے۔جبکہ وہ حکم جس کا مقصد ہے ترک جیسے ازالہ نجاست اس کے لیےنیت شرط نہیں۔ (سعد الشثری) لیکن ازالہ جنابت اور اسی طرح وضوء برائے رفع حدث اصغروغسل برائے رفع حدث اکبر کے لئے نیت شرط ہے کیونکہ یہ عبادۃ محضۃ ہے

45. الأمور بمقاصدها / القصد / القصود مؤثرة: نیت سے مراد مقصد ہے۔
46. **تعریف الشرط:** ما یلزم من عدمه عدم الحکم ولا یلزم من وجوده وجود الحکم ولا عدمه.
47. مثال کے طور پر طہارت شرط ہے صلوۃ کے لیے اگر طہارت نہ ہو تو صلوۃ کالعدم ہے لیکن طہارت کے ہونے سے نماز کا ہونا لازم نہیں۔ (محمد بن ہادی مدخلی، آڈیو کلپ، یوٹوب)
48. النقد العلمي على القاعدة أو الشعر: شیخ سعد شثری حفظہ اللہ نے کہا اس قاعدہ پر اعتراض ہے کہ سارے اعمال کے لیے نیت کی شرط کی تعبیر میں دقت نہیں کیوں کہ شرط ہےمأمورات کے لئے جیسے نماز وغیرہ جبکہ وہ حکم جس کا مقصد ترک ہو جیسے ازالۂ نجاست تو اس میں نیت شرط نہیں۔
49. شرط للصحة وشرط للوجوب والفرق بينهما: شرط کی دو قسمیں ہیں: ا۔ "شرط للصحة" جیسے طہارت، نماز کے لیے طہارت شرط ہےاس کے بنا نماز صحیح نہیں، 2۔ "شرط للوجوب"جیسے حج کے لیے استطاعت شرط ہے لیکن اگر خاتون بغیر محرم کے حج کر لے تو حج اس پر واجب تو نہ تھا لیکن حج صحیح ہے (ابن عثیمین) اور مخالفت کا گناہ ہوگا توبہ کرنا ضروری ،اگر حج میں محرم کا انتقال ہو جائے تو عورت بغیر محرم کے حج مکمل کرلے ،یہ فائدۃ ہے شرط وجوب جاننے کا لیکن بغیر محرم کے بلا وجہ حج کی شروعات نہ کرے
50. **الفرق بين العبادة المحضة وغير المحضة:**صحت وضو کے لیے احناف کے پاس نیت کی شرط نہیں کیوں کہ وہ اسے عبادت غیر محضہ مانتے ہیں جبکہ جمہور کی رائے کو راجح قرار دیا گیا کہ وضو

عبادت محضہ ہے اوراس کےلیے نیت ضروری ہے۔ (ابن رشد، بداية المجتهد)

51. **الفرق بين الركن والشرط والواجب والسنن وتوجيهها**: کیوں فرق کریں ہم رکن واجب اور سنن میں؟، اور رکن اور شرط میں کیا فرق ہے؟

52. اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث المسيء صلاته کے مطابق " ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ" (مسلم) اپ ﷺ نے سجدہ سہو نہیں بلکہ دہرانے کے لیے کہا، رکنِ صلاۃ چھوٹ جانے پر رکعت یا پھر مکمل نماز دہرانا پڑے گا، ۔ اللہ کے نبیﷺ نے جب تشہد اول چھوڑا تو نہ رکعت دہرائی نہ نماز بلکہ صرف سجدہ سہو پر اکتفاء کیا۔(صحيح ابن خزيمه: 1031، السلسله الصحيحة: 2457)

53. سنن الصلاة: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پوچھنے پر استفتاحِ صلاۃ كي دعا بتائي اس کا مطلب سنت چھوڑنے پر سجدہ سہو بھی لازم نہیں آتا .

54. اس علم کا فائدۃ یہ ہے کہ رکن، واجب اور سنن کے چھوڑ نےپر کیا کریں؟ اسکا جواب ملتا ہے ، فرقِ مراتب موجود وثابت ہے اور ان کے اشکال کا جواب ہے جویہ کہتے ہیں رکن وواجب اور سنت کی تفریق کی دلیل کہاں ہے ؟ (الشيخ محمد الشنقيطی یوتیوب ویڈیو)

55. **محل النية القلب أم اللسان؟**:نیت کا محل دل ہے اور الفاظ سے ادائیگی بدعت ہے کیونکہ عبادات کی اصل ہے توقیف : "الأصل في العبادات التوقيف / الأصل في العبادة المنع" یعنی عبادت محضہ کی اصل ہے رکنا جب تک کہ کرنے کی دلیل نہ آجائے۔ (الموافقات للشاطبی)

56. **توجيه التلفظ عند الإحرام أو الذبح:** ذبح کے وقت تلفظ ہوتا ہے(بسم الله الله أكبر، اللهم تقبل منا) اور حج عمرہ کی ابتدا میں بھی (اللهم لبيك حجا، اللهم لبيك عمرة)۔ اس کا جواب علماء نے یہ دیا کہ یہ تلفظ نہیں بلکہ مستقل ایک عبادت ہے جیسے نیت کے بعد تکبیر تحریمہ الله اکبر سے نماز کی ابتدا ہوتی ہے۔
57. **حكم نسيان التسمية وقت الذبح:** جانور ذبح کرتے وقت عمدًا"بسم الله ، الله اكبر" چھوڑنا فسق ہےاور وہ جانور حلال نہ ہوگا لیکن اگر نسیانا ہو تو فسق شمار نہ ہوگا لہذا مومن کا ذبیحہ بھول جانے کی حالت میں بغیر بسم الله کے بھی حلال ہے۔ (امام بخاری / شیخ صالح الفوازان)
58. خطأ یعني چوک سے اگر کوئی منہیات یا ممنوعات یا محذورات کا ارتکاب کرلے "حقوق الله" جیسا کہ حج کے دوران بھول کر محذورات کا ارتکاب ،تو یہ معاف ہے(بقرہ: 286) ۔ لیکن حج میں واجب انجانے میں چوک جائے اور چھوٹ جاے توگناہ نہیں مگر دم واجب ہوتا ہے کیونکہ علماء نے دلائل کی بنیاد پر فرق کیا ہے مأمورات ومنہیات میں (مسیئ صلوۃ والی حدیث میں واجبات وارکان چھوٹ گئے اس لیے دہرانے کل حکم ہوا جبکہ نماز مین ایک صحابی نے صلوۃ میں جہل یا غلطی سے بات کی نماز دہرانے کا حکم نہ ملا ، اوراسی طرح نقصان کی تلافی ضروری ہے جیسے کفارۃ دیت ہے قتلِ خطا پر .
59. **الفرق بين الصراحة والكناية في الطلاق:** صراحتی کلمات کا معنی ظاہری لیا جائے گا نیت کے بارے دریافت نہیں کرتا قاضی جیسا کہ لفظ طلاق کا استعمال ثابت ہو جائے تو طلاق شمار کرلی جاتی ہے لیکن کتابتی طلاق کو صراحت نہیں بلکہ کنایت میں شمار کیا گیا

ہے جیسا کہ تم کو طلاق ہے (صراحت میں ۃشمار کیا گیا ہے) اور اپنے گھر چلی جاؤ (کنایہ میں شمار کیا گیا ہے)۔

60. **یسروا ولا تعسروا:** بعض فقہاء نے جو شدت برتی ہےکہ ہر جزئیات صلوۃ پر نیت مقدم کرنا ہے وہ غلو ہے۔

61. **حکم تغییر النیۃ أثناء الصلاۃ:** نفل کے دوران فرض کی نیت نہیں بدلی جاسکتی جبکہ فرض کے دوران فرض سے نفل میں نیت بدلی جاسکتی ہے۔(سعد الشثری)

62. **التداخل في النیۃ متی یجوز ومتی لا یجوز:** اگر دونوں بھی مقصود "مقصود لذاتہ" ہوں تو ایک نیت سے دونوں ادا نہیں ہوتے بلکہ الگ الگ ادا کرنا پڑے گا جیسا کہ دو رکعت فجر (فرض اور سنت موکدۃ)۔ لیکن دونوں بھی یکساں مقصود لذاتہ نہ ہوں تو دونوں کو ایک سے ادا کر لیا جا سکتا ہے مثال: اگر کوئی شخص پیر اور جمعرات کے روزوں کا اہتمام کرتا تھا – اور اسی میں ایام بیض آجائیں تو اس کو دہرا ثواب ملے گا۔ یا دونوں میں سے ایک مقصود لذاتہ نہ ہو جیسے تحیۃ المسجد اور صلوۃ الفرض، فرض میں تحیۃ المسجد بھی داخل ہوجاتی ہے ۔ اس کو تداخل کہتے ہیں۔

63. **تغییر نیت دورانِ صلاۃ:**

a. مُعَیّن سے معین کی تبدیلی جائز نہیں۔ (صلاۃ ضحی کے دوران فجر کی دو رکعت سنت مؤکدہ کی طرف منتقلی جائز نہیں اسی طرح صلاۃ عصر کی منتقلی صلاۃ ظہر کی طرف جائز نہیں۔)

.bمطلق سے معین کی طرف بھی جائز نہیں، نفل دو رکعت سے صلاۃ فجر کی سنت مؤکدہ کی طرف منتقلی جائز نہیں کیونکہ دونوں صورتوں میں شرط نیت ابتدا سے ہونی ضروری ہے۔

c. معین سے مطلق کی اجازت ہے، فرض پڑھ چکا تھا غلطی سے شروع کیا دوران نماز فرض سےنفل کی طرف نیت منتقل کرنا جائز ہے۔ (مجموع فتاوی ابن عثیمین: رقم سؤال 347)

64- تکرار نہیں ہے دونوں میں معنویت کا فرق ہے، انما الاعمال میں اعمال سے متعلق گفتگوہے ہے جبکہ ولکل امرئ میں عامل سے متعلق کفتگوہے-

***اخلاص نیت سے نتعلق ایات ،أحادیث اور اقوال سلف یاد کرنے کی کوشش کرتے رہیں :

65- سفیان الثوری : ماعالجت شیئا أشد علی من نیتی

66- طلبت العلم لغیر اللہ فأبی الا ان یکون للہ (قول دارقطنی ، قول غزالی)

67- قرآن میں ارشادہے(لن ینال اللہ لحومہا ولادماءھا ولکن یناله التقوی منکم)

68- عربی شاعر نے کہا :

یقول المرأ فائدتی ومالی وتقوی اللہ افضل ما استفاد

68- رب عمل تعظمه النیة ورب عمل تصغره النیة

69-عذاب الریا سے بچو

70- اخلاص پر 30 دلائل نقل فرمائیں

اخلاص نیت کی اہمیت پر دلالت کرنے والی احادیث

71۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

www.abmquranmore.com

"يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ(1)."

(1)۔صحيح بخاري،كتاب البيوع,بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الأَسْوَاقِ، رقم الحديث :2118 ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا ، کہا کہ ہم سے اسماعیل بن زکریا نے بیان کیا ، ان سے محمد بن سوقہ نے ، ان سے نافع بن جبیر بن مطعم نے بیان کیا ، کہا کہ مجھ سے عائشہ‌ؓ نے بیان کیا ، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قیامت کے قریب ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا ۔ جب وہ مقام بیداء میں پہنچے گا تو انہیں اول سے آخر تک سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا ۔ عائشہ‌ؓ نے بیان کیا ، کہ میں نے کہا ، یا رسول اللہ ! اسے شروع سے آخر تک کیوں کر دھنسایا جائے گا جب کہ وہیں ان کے بازار بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی ہوں گے جو ان لشکریوں میں سے نہیں ہوں گے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں ! شروع سے آخر تک ان سب کو دھنسا دیا جائے گا ۔ پھر ان کی نیتوں کے مطابق وہ اٹھائے جائیں گے ۔(1)"

(1)۔صحیح بخاری / کتاب: خرید و فروخت کے مسائل کا بیان / باب : بازاروں کا بیان ۔حدیث نمبر: 2118 ، صحیح مسلم / فتنے اور علامات قیامت / باب : بیت اللہ کے ڈھانے کا ارادہ کرنے والے لشکر دھنسائے جانے کے بیان میں ۔حدیث نمبر: 7242

www.ahnafnotes.com

Narrated `Aisha: Allah's Apostle said, "An army will invade the Ka`ba and when the invaders reach Al-Baida', all the ground will sink and swallow the whole army." I said, "O Allah's Apostle! How will they sink into the ground while amongst them will be their markets (the people who worked in business and not invaders) and the people not belonging to them?" The Prophet replied, "all of those people will sink but they will be resurrected and judged according to their intentions."(1)

(1).THE BOOK OF SALES (BARGAINS),(49) CHAPTER. What is said about markets.

72۔حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

"يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا(2)."

www.alquranmotes.com

(2)۔صحيح بخاري،كتاب الجهاد والسير، بَابُ وُجُوبِ النَّفِيرِ وَمَا يَجِبُ مِنَ الْجِهَادِ وَالنِّيَّةِ، رقم الحديث : 2825

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا ‘ ہم سے یحییٰ قطان نے بیان کیا ‘ کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا ‘ کہا کہ مجھ سے منصور نے بیان کیا مجاہد سے ‘ انہوں نے طاؤس سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا:

"مکہ فتح ہونے کے بعد (اب مکہ سے مدینہ کے لیے) ہجرت باقی نہیں ہے ‘ لیکن خلوص نیت کے ساتھ جہاد اب بھی باقی ہے اس لیے تمہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو نکل کھڑے ہو۔(2)"

(2)۔صحیح بخاری /کتاب: جہاد کا بیان /باب : جہاد کے لیے نکل کھڑا ہونا واجب ہے اور جہاد کی نیت رکھنے کا واجب ہونا،حدیث نمبر: 2825

Narrated Ibn `Abbas: On the day of the Conquest (of Mecca) the Prophet said, "There is no emigration after the Conquest but Jihad and intentions. When you are called (by the Muslim ruler) for fighting, go forth immediately." (See Hadith No. 42)(2)

www.alquranmotes.com

(2).THE BOOK OF JIHAD (Fighting for Allah’s Cause), CHAPTER. The obligation of going out for Jilhad when there is a general call to arms, and what sort of Jihad and intentions are compulsory.

73۔حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزَاةٍ، فَقَالَ:

"إِنَّ أَقْوَامًا بِالْمَدِينَةِ خَلْفَنَا مَا سَلَكْنَا شِعْبًا، وَلَا وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ"، وَقَالَ: مُوسَى، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ: الْأَوَّلُ أَصَحُّ(3).

(3)۔صحيح بخاري،كتاب الجهاد والسير، بَابُ مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الْغَزْوِ، رقم الحديث : 2839

امام بخاری رحمہ اللہ حدیث کی دوسری سند بیان کرتے ہیں کہ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا ‘ کہا ہم سے حماد نے بیان کیا ‘ یہ زید کے بیٹے ہیں ‘ ان سے حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ (تبوک) پر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

www.abmquranonline.com

"کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں لیکن ہم کسی بھی گھاٹی یا وادی میں (جہاد کے لیے) چلیں وہ ثواب میں ہمارے ساتھ ہیں کہ وہ صرف عذر کی وجہ سے ہمارے ساتھ نہیں آ سکے۔ اور موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے حماد نے بیان کیا ' ان سے حمید نے ' ان سے موسیٰ بن انس نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ پہلی سند زیادہ صحیح ہے۔(3)

(3)۔صحیح بخاری / کتاب: جہاد کا بیان / باب : جو شخص کسی معقول عذر کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہو سکا ۔ حدیث نمبر: 2839

Narrated Anas: While the Prophet was in a Ghazwa he said, "Some people have remained behind us in Medina and we never crossed a mountain path or a valley, but they were with us (i.e. sharing the reward with us), as they have been held back by a (legal) excuse. "(3)

(6).THE BOOK OF JIHAD (Fighting for Allah’s Cause), CHAPTER. (The rewad of) whoever is held back from Jihad by a legal cause.

--

74۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ، أَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ، قَالَ:

"بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا، وَأَبِي، وَجَدِّي، وَخَطَبَ عَلَيَّ فَأَنْكَحَنِي، وَخَاصَمْتُ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَنَانِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ(4)."

(4)۔صحیح بخاري،کتاب الزکاۃ، بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهِ وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ، رقم الحدیث : 1422

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا ‘ کہا کہ ہم اسرائیل بن یونس نے بیان کیا ‘ کہا کہ ہم سے ابوجویریہ (حطان بن خفاف) نے بیان کیا کہ معن بن یزید نے ان سے بیان کیا ‘ انہوں نے کہا کہ:

"میں نے اور میرے والد اور دادا (اخفش بن حبیب) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ آپ نے میری منگنی بھی کرائی اور آپ ہی نے نکاح بھی پڑھایا تھا اور میں آپ کی خدمت میں ایک مقدمہ لے کر حاضر ہوا تھا۔ وہ یہ کہ میرے والد یزید نے کچھ دینار خیرات کی نیت سے نکالے

اور ان کو انہوں نے مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھ دیا۔ میں گیا اور میں نے ان کو اس سے لے لیا۔ پھر جب میں انہیں لے کر والد صاحب کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا کہ قسم اللہ کی میرا ارادہ تجھے دینے کا نہیں تھا۔ یہی مقدمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور آپ نے یہ فیصلہ دیا کہ دیکھو یزید جو تم نے نیت کی تھی اس کا ثواب تمہیں مل گیا اور معن! جو تو نے لے لیا وہ اب تیرا ہو گیا۔(4)

(4)۔صحیح بخاری / کتاب: زکوۃ کے مسائل کا بیان / باب : اگر باپ ناواقفی سے اپنے بیٹے کو خیرات دیدے کہ اس کو معلوم نہ ہو ؟ ،حدیث نمبر: 1422

Narrated Ma'n bin Yazid: My grandfather, my father and I gave the pledge of allegiance to Allah's Apostle. The Prophet got me engaged and then got me married. One day I went to the Prophet with a complaint. My father Yazid had taken some gold coins for charity and kept them with a man in the mosque (to give them to the poor) But I went and took them and brought them to him (my father). My father said, "By Allah! I did not intend to give them to you. " I took (the case) to Allah's Apostle . On that Allah's Apostle said, "O Yazid! You will be rewarded for what you intended. O Man! Whatever you have taken is yours."(4)

www.abmqurannotes.com

(4).THE BOOK OF ZAKAT, CHAPTER. If a person gives something in charity to his own son unknowingly. Hadith No:1422

75ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وقاص عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:

"كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي، قَالَ: لَا، فَقُلْتُ: بِالشَّطْرِ، فَقَالَ: لَا، ثُمَّ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟، قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ"، لَكِنْ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ(5).

(5)ـ صحيح بخاري،كتاب الجنائز، بَابُ رِثَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ ابْنَ خَوْلَةَ، رقم الحديث : 1295

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا ‘ انہیں امام مالک نے خبر دی۔ انہیں ابن شہاب نے ‘ انہیں عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اور انہیں ان کے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجتہ الوداع کے سال (10 ھ میں) میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں سخت بیمار تھا۔ میں نے کہا کہ میرا مرض شدت اختیار کر چکا ہے میرے پاس مال و اسباب بہت ہے اور میری صرف ایک لڑکی ہے جو وارث ہو گی تو کیا میں اپنے دو تہائی مال کو خیرات کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا آدھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک تہائی کر دو اور یہ بھی بڑی خیرات ہے یا بہت خیرات ہے اگر تو اپنے وارثوں کو اپنے پیچھے مالدار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہو گا کہ محتاجی میں انہیں اس طرح چھوڑ کر جائے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ یہ یاد رکھو کہ جو خرچ بھی تم اللہ کی رضا کی نیت سے کرو گے تو اس پر بھی تمہیں ثواب ملے گا۔ حتیٰ کہ اس لقمہ پر بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو۔ پھر میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میرے ساتھی تو مجھے چھوڑ کر (حجتہ الوداع کر کے) مکہ سے جا رہے ہیں اور میں ان سے پیچھے رہ رہا ہوں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں رہ کر بھی اگر تم کوئی نیک عمل کرو گے تو اس سے تمہارے درجے بلند ہوں گے اور شاید ابھی تم زندہ رہو گے اور بہت سے لوگوں کو (مسلمانوں کو) تم سے فائدہ پہنچے گا اور بہتوں کو (کفار و مرتدین کو) نقصان۔ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی) اے اللہ! میرے ساتھیوں کو ہجرت پر استقلال عطا فرما اور ان کے قدم پیچھے کی طرف نہ لوٹا۔ لیکن مصیبت زدہ سعد بن خولہ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مکہ میں وفات پا جانے کی وجہ سے اظہار غم کیا تھا۔(5)

(5)۔صحیح بخاری /کتاب: جنازے کے احکام و مسائل /باب : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر افسوس کرنا ۔
حدیث نمبر: 1295

Narrated 'Amir bin Sa`d bin Abi Waqqas: That his father said, "In the year of the last Hajj of the Prophet I became seriously ill and the Prophet used to visit me inquiring about my health. I told him, 'I am reduced to this state because of illness and I am wealthy and have no inheritors except a daughter, (In this narration the name of 'Amir bin Sa`d is mentioned and in fact it is a mistake; the narrator is `Aisha bint Sa`d bin Abi Waqqas). Should I give two-thirds of my property in charity?' He said, 'No.' I asked, 'Half?' He said, 'No.' then he added, 'Onethird, and even one-third is much. You'd better leave your inheritors wealthy rather than leaving them poor, begging others. You will get a reward for whatever you spend for Allah's sake, even for what you put in your wife's mouth.' I said, 'O Allah's Apostle! Will I be left alone after my companions have gone?' He said, 'If you are left behind, whatever good deeds you will do will upgrade you and raise you high. And perhaps you will have a long life so that some people will be benefited by you while others will be harmed by you. O Allah! Complete the emigration of my companions and do not turn them renegades.' But Allah's Apostle felt sorry for poor Sa`d bin Khaula as he died in Mecca." (but Sa`d bin Abi Waqqas lived long after the Prophet (p.b.u.h).)(5)

(5).THE BOOK OF AL-JANAIZ (FUNERALS),(36) CHAPTER. The sorrow of the Prophetﷺ for Sa’d bin Khaula.

76۔حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ أُسَامَةَ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

"إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلَى صُوَرِكُمْ، وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ، وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ إِلَى صَدْرِهِ(9).

(6)۔صحيح مسلم،كِتَاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ، باب تَحْرِيمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ وَخَذْلِهِ وَاحْتِقَارِهِ وَدَمِهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ، رقم الحديث : 6542

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " اللہ تعالیٰ نہ تمہارے جسموں کو اور نہ تمہاری صورتوں کو دیکھے گا بلکہ تمہارے دلوں

www.abmquranicnotes.com

کو دیکھے گا اور اشارہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں سے اپنے سینے مبارک کی طرف۔(6)

(6)۔صحیح مسلم / حسن سلوک ، صلہ رحمی اور ادب / باب : مسلمان پر ظلم کرنا یا اس کو ذلیل کرنا حرام ہے ۔حدیث نمبر: 6542

) as saying:ﷺAbu Huraira reported Allah's Messenger (

Verily Allah does not look to your faces and your wealth but He looks to your heart and to your deeds.(6)

(6).The Book of Virtue, Enjoining Good Manners, and Joining of the Ties of Kinship,Chapter: The Prohibition Of Wronging, Forsaking, Or Despising A Muslim And The Inviolability Of His Blood, Honor And Wealth, Hadith No:6542

77۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ:

www.abmquranotes.com

"جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً، فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟، قَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ(7)."

(7)۔صحيح بخاري،كتاب التوحيد، بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: "وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ"، رقم الحديث : 7458

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا ، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا ، ان سے اعمش نے ، ان سے ابووائل نے اور ان سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ:

ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ کوئی شخص حمیت کی وجہ سے لڑتا ہے ، کوئی بہادری کی وجہ سے لڑتا ہے اور کوئی دکھاوے کے لیے لڑتا ہے ۔ تو ان میں سے کون اللہ کے راستے میں ہے ؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ ہی بلند رہے ۔(7)

(7)۔صحیح بخاری / کتاب: اللہ کی توحید اس کی ذات اور صفات کے بیان میں / باب : اللہ تعالیٰ کا فرمان (سورۃ والصافات میں) کہ ”ہم تو پہلے ہی اپنے بھیجے ہوئے بندوں کے باب میں یہ فرما چکے ہیں کہ ایک روز ان کی مدد ہو گی اور ہمارا ہی لشکر غالب ہو گا“ ۔حدیث نمبر: 7458

www.almquranotes.com

Narrated Abu Musa: A man came to the Prophet and said, "A man fights for pride and haughtiness another fights for bravery, and another fights for showing off; which of these (cases) is in Allah's Cause?" The Prophet said, "The one who fights that Allah's Word (Islam) should be superior, fights in Allah's Cause." (7)

(7).THE BOOK OF TAUHTD (Islamic Monotheism), CHAPTER. The Statement of Allah: “And, verily, Our Word has gone forth of old for Our slaves -- the Messengers.” , Hadith No:7458

78۔حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، وَيُونُسُ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ:

ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أَنْصُرُ هَذَا الرَّجُلَ، قَالَ: ارْجِعْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ، قَالَ: إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ(8)."

www.alquranmotes.com

(8)۔صحيح بخاري،كتاب الديات، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: "وَمَنْ أَحْيَاهَا"، رقم الحديث : 6875،صحيح مسلم،كِتَاب الْفِتَنِ وَأَشْرَاطِ السَّاعَةِ، باب إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، رقم الحديث :7253

ہم سے عبدالرحمٰن بن المبارک نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے، کہا ہم سے ایوب اور یونس نے، ان سے امام حسن بصری نے، ان سے احنف بن قیس نے کہ:

میں ان صاحب (علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) کی جنگ جمل میں مدد کے لیے تیار تھا کہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے پوچھا، کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ ان صاحب کی مدد کے لیے جانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ واپس چلے جاؤ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب دو مسلمان تلوار کھینچ کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جاتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک تو قاتل تھا لیکن مقتول کو سزا کیوں ملے گی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی اپنے قاتل کے قتل پر آمادہ تھا۔(8)

(8)۔صحیح بخاری / کتاب: دیتوں کے بیان میں / باب : اللہ تعالیٰ نے (سورۃ المائدہ میں) فرمایا "جس نے مرتے کو بچا لیا اس نے گویا سب لوگوں کی جان بچا لی" ۔حدیث نمبر: 6875، صحیح مسلم / فتنے اور علامات قیامت / باب : دو مسلمانوں کی تلواروں کے ساتھ باہم لڑائی کے بیان میں ۔حدیث نمبر: 7253

Narrated Al-Ahnaf bin Qais: I went to help that man (i.e., `Ali), and on the way I met Abu Bakra who asked me, "Where are you going?" I replied, "I am going to help that man." He said, "Go back, for I heard Allah's Apostle saying, 'If two Muslims meet each other with their swords then (both) the killer and the killed one are in the (Hell) Fire.' I said, 'O Allah's Apostle! It is alright for the killer, but what about the killed one?' He said, 'The killed one was eager to kill his opponent."(8)

(8).THE BOOK OF AD-DIYAIT (Blood - Money), CHAPTER. The Statement of Allah: “And if anyone saved a life...” , Hadith No:6875

79۔حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

"صَلَاةُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ، وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةً حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، وَإِذَا دَخَلَ

الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ وَتُصَلِّي يَعْنِي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ(9)."

(9)۔صحیح بخاري،کتاب الصلاة، بَابُ الصَّلاَةِ فِي مَسْجِدِ السُّوقِ، رقم الحديث : 477

ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے ابومعاویہ نے اعمش کے واسطہ سے، انہوں نے ابوصالح ذکوان سے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں گھر کے اندر یا بازار (دوکان وغیرہ) میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ کیونکہ جب کوئی شخص تم میں سے وضو کرے اور اس کے آداب کا لحاظ رکھے پھر مسجد میں صرف نماز کی غرض سے آئے تو اس کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ ایک درجہ اس کا بلند کرتا ہے اور ایک گناہ اس سے معاف کرتا ہے۔ اس طرح وہ مسجد کے اندر آئے گا۔ مسجد میں آنے کے بعد جب تک نماز کے انتظار میں رہے گا۔ اسے نماز ہی کی حالت میں شمار کیا جائے گا اور جب تک اس جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے تو فرشتے اس کے لیے رحمت خداوندی کی دعائیں کرتے ہیں "اللهم اغفر له، اللهم ارحمه"اے اللہ! اس کو بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم کر۔ جب تک کہ ریح خارج کر کے (وہ فرشتوں کو) تکلیف نہ دے۔(9)

(9)۔صحیح بخاری / کتاب: نماز کے احکام و مسائل / باب : بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا ۔ حدیث نمبر: 477، صحیح مسلم / مسجدوں اور نماز کی جگہ کے احکام / باب : فرض نماز باجماعت ادا کرنے اور نماز کا انتظار کرنے اور مساجد میں بکثرت آنے جانے کی فضیلت ۔حدیث نمبر: 1506۔

Narrated Abu Huraira: The Prophet said, "The prayer offered in congregation is twenty five times more superior (in reward) to the prayer offered alone in one's house or in a business center, because if one performs ablution and does it perfectly, and then proceeds to the mosque with the sole intention of praying, then for each step which he takes towards the mosque, Allah upgrades him a degree in reward and (forgives) crosses out one sin till he enters the mosque. When he enters the mosque he is considered in prayer as long as he is waiting for the prayer and the angels keep on asking for Allah's forgiveness for him and they keep on saying: 'O Allah! Be Merciful to him, O Allah! Forgive him, as long as he keeps on sitting at his praying place and does not pass wind.(9)

(9).THE BOOK OF AS-SALAT (THE PRAYER), CHAPTER. To offer As-Salat (the prayers) in a mosque situated in a market.Hadith No:1506

----

www.aboutquranotes.com

80۔حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا جَعْدُ بْنُ دِينَارٍ أَبُو عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: قَالَ:

"إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ، ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً(10)."

(10)۔صحيح بخاري ، كتاب الرقاق، بَابُ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ، رقم الحديث : 6491

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا ، انہوں نے کہا ہم سے جعد ابوعثمان نے بیان کیا ، ان سے ابورجاء عطاردی نے بیان کیا اور ان سے عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث قدسی میں فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں مقدر کر دی ہیں اور پھر انہیں صاف صاف بیان کر دیا ہے ۔ پس جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ایک مکمل نیکی کا بدلہ لکھا ہے اور اگر اس نے

ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے اپنے یہاں دس گنا سے سات سو گنا تک نیکیاں لکھی ہیں اور اس سے بڑھ کر اور جس نے کسی برائی کا ارادہ کیا اور پھر اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے اپنے یہاں نیکی لکھی ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اپنے یہاں اس کے لیے ایک برائی لکھی ہے ۔(10)

(10)۔صحیح بخاری / کتاب: دل کو نرم کرنے والی باتوں کے بیان میں / باب : جس نے کسی نیکی یا بدی کا ارادہ کیا اس کا نتیجہ کیا ہے ؟،حدیث نمبر: 6491

Narrated Ibn `Abbas: The Prophet narrating about his Lord I'm and said, "Allah ordered (the appointed angels over you) that the good and the bad deeds be written, and He then showed (the way) how (to write). If somebody intends to do a good deed and he does not do it, then Allah will write for him a full good deed (in his account with Him); and if he intends to do a good deed and actually did it, then Allah will write for him (in his account) with Him (its reward equal) from ten to seven hundred times to many more times: and if somebody intended to do a bad deed and he does not do it, then Allah will write a full good deed (in his account) with Him, and if he intended to do it (a bad deed) and actually did it, then Allah will write one bad deed (in his account)."(10)

www.alqurannotes.com

(10).THE BOOK OF AR-RIQAQ (Softening of the Hearts), CHAPTER. Whoever intended to do a good deed or a bad deed. Hadith No:6491

81۔حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

"بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُونَ إِذْ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّهُ وَاللَّهِ يَا هَؤُلَاءِ لَا يُنْجِيكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ، فَقَالَ: وَاحِدٌ مِنْهُمُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَلَى فَرَقٍ مِنْ أَرُزٍّ فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ، وَأَنِّي عَمَدْتُ إِلَى ذَلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ أَنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَأَنَّهُ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ فَسُقْهَا، فَقَالَ لِي: إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ أَرُزٍّ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا مِنْ ذَلِكَ الْفَرَقِ فَسَاقَهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، فَكُنْتُ آتِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِي فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِمَا لَيْلَةً فَجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا وَأَهْلِي وَعِيَالِي يَتَضَاغَوْنَ مِنَ الْجُوعِ فَكُنْتُ لَا أَسْقِيهِمْ حَتَّى يَشْرَبَ أَبَوَايَ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُمَا فَيَسْتَكِنَّا لِشَرْبَتِهِمَا، فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ حَتَّى نَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي ابْنَةٌ عَمٍّ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَأَنِّي رَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَأَبَتْ إِلَّا أَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَطَلَبْتُهَا حَتَّى قَدَرْتُ فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا

إِلَيْهَا فَأَمْكَنَتْنِي مِنْ نَفْسِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا، فَقَالَتْ: اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُ الْمِائَةَ دِينَارٍ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَفَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا(11)."

(11)۔صحيح بخاري،كتاب أحاديث الأنبياء،بَابُ حَدِيثُ الْغَارِ، رقم الحديث : 3465

ہم سے اسماعیل بن خلیل نے بیان کیا، کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبر دی، انہیں عبیداللہ بن عمر نے، انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"پچھلے زمانے میں (بنی اسرائیل میں سے) تین آدمی کہیں راستے میں جا رہے تھے کہ اچانک بارش نے انہیں آ لیا۔ وہ تینوں پہاڑ کے ایک کھوہ (غار) میں گھس گئے (جب وہ اندر چلے گئے) تو غار کا منہ بند ہو گیا۔ اب تینوں آپس میں یوں کہنے لگے کہ اللہ کی قسم ہمیں اس مصیبت سے اب تو صرف سچائی ہی نجات دلائے گی۔ بہتر یہ ہے کہ اب ہر شخص اپنے کسی ایسے عمل کو بیان کر کے دعا کرے جس کے بارے میں اسے یقین ہو کہ وہ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے کیا تھا۔ چنانچہ ایک نے اس طرح دعا کی۔ اے اللہ! تجھ کو خوب معلوم ہے کہ میں نے ایک مزدور رکھا تھا جس نے ایک فرق (تین صاع) چاول کی مزدوری پر میرا کام کیا تھا لیکن وہ شخص (غصہ میں آ کر) چلا گیا اور اپنے چاول چھوڑ گیا۔ پھر میں نے اس ایک فرق چاول کو لیا اور اس کی کاشت کی۔ اس سے اتنا کچھ ہو گیا کہ میں نے پیداوار میں سے گائے بیل خرید لیے۔ اس کے بہت دن بعد وہی شخص مجھ سے اپنی مزدوری مانگنے آیا۔ میں نے کہا کہ یہ

گائے بیل کھڑے ہیں ان کو لے جا۔ اس نے کہا کہ میرا تو صرف ایک فرق چاول تم پر ہونا چاہیے تھا۔ میں نے اس سے کہا یہ سب گائے بیل لے جا کیونکہ اسی ایک فرق کی آمدنی ہے۔ آخر وہ گائے بیل لے کر چلا گیا۔ پس اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ ایمانداری میں نے صرف تیرے ڈر سے کی تھی تو، تو غار کا منہ کھول دے۔ چنانچہ اسی وقت وہ پتھر کچھ ہٹ گیا۔ پھر دوسرے نے اس طرح دعا کی۔ اے اللہ! تجھے خوب معلوم ہے کہ میرے ماں باپ جب بوڑھے ہو گئے تو میں ان کی خدمت میں روزانہ رات میں اپنی بکریوں کا دودھ لا کر پلایا کرتا تھا۔ ایک دن اتفاق سے میں دیر سے آیا تو وہ سو چکے تھے۔ ادھر میرے بیوی اور بچے بھوک سے بلبلا رہے تھے لیکن میری عادت تھی کہ جب تک والدین کو دودھ نہ پلا لوں، بیوی بچوں کو نہیں دیتا تھا مجھے انہیں بیدار کرنا بھی پسند نہیں تھا اور چھوڑنا بھی پسند نہ تھا (کیونکہ یہی ان کا شام کا کھانا تھا اور اس کے نہ پینے کی وجہ سے وہ کمزور ہو جاتے) پس میں ان کا وہیں انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ کام تیرے خوف کی وجہ سے کیا تھا تو تو ہماری مشکل دور کر دے۔ اس وقت وہ پتھر کچھ اور ہٹ گیا اور اب آسمان نظر آنے لگا۔ پھر تیسرے شخص نے یوں دعا کی۔ اے اللہ! میری ایک چچا زاد بہن تھی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی۔ میں نے ایک بار اس سے صحبت کرنی چاہی، اس نے انکار کیا مگر اس شرط پر تیار ہوئی کہ میں اسے سو اشرفی لا کر دے دوں۔ میں نے یہ رقم حاصل کرنے کے لیے کوشش کی۔ آخر وہ مجھے مل گئی تو میں اس کے پاس آیا اور وہ رقم اس کے حوالے کر دی۔ اس نے مجھے اپنے نفس پر قدرت دے دی۔ جب میں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھ چکا تو اس نے کہا کہ اللہ سے ڈر اور مہر کو بغیر حق کے نہ توڑ۔ میں (یہ سنتے ہی) کھڑا ہو گیا اور سو اشرفی بھی واپس نہیں لی۔ پس اگر تیرے علم میں بھی میں نے یہ عمل تیرے خوف کی وجہ سے کیا تھا تو، تو ہماری مشکل آسان کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مشکل دور کر دی اور وہ تینوں باہر نکل آئے۔(11)

(11)۔صحیح بخاری / کتاب: انبیاء علیہم السلام کے بیان میں / باب : غار والوں کا قصہ ۔حدیث نمبر: 3465، صحیح مسلم / کتاب الرقاق / باب : غار میں پھنسے ہوئے تین آدمیوں کا قصہ اور نیک اعمال کا وسیلہ ۔حدیث نمبر: 6949

Narrated Ibn `Umar: Allah's Apostle said, "Once three persons (from the previous nations) were traveling, and suddenly it started raining and they took shelter in a cave. The entrance of the cave got closed while they were inside. They said to each other, 'O you! Nothing can save you except the truth, so each of you should ask Allah's Help by referring to such a deed as he thinks he did sincerely (i.e. just for gaining Allah's Pleasure).' So one of them said, 'O Allah! You know that I had a laborer who worked for me for one Faraq (i.e. three Sas) of rice, but he departed, leaving it (i.e. his wages). I sowed that Faraq of rice and with its yield I bought cows (for him). Later on when he came to me asking for his wages, I said (to him), 'Go to those cows and drive them away.' He said to me, 'But you have to pay me only a Faraq of rice,' I said to him, 'Go to those cows and take them, for they are the product of that Faraq (of rice).' So he drove them. O Allah! If you consider that I did that for fear of You, then please remove the rock.' The rock shifted a bit from the mouth of the cave. The second one said, 'O Allah, You know that I had old parents whom I used to provide with the milk of my sheep every night. One night I was delayed and when I came, they had slept, while my wife and children were crying

with hunger. I used not to let them (i.e. my family) drink unless my parents had drunk first. So I disliked to wake them up and also disliked that they should sleep without drinking it, I kept on waiting (for them to wake) till it dawned. O Allah! If You consider that I did that for fear of you, then please remove the rock.' So the rock shifted and they could see the sky through it. The (third) one said, 'O Allah! You know that I had a cousin (i.e. my paternal uncle's daughter) who was most beloved to me and I sought to seduce her, but she refused, unless I paid her one-hundred Dinars (i.e. gold pieces). So I collected the amount and brought it to her, and she allowed me to sleep with her. But when I sat between her legs, she said, 'Be afraid of Allah, and do not deflower me but legally. 'I got up and left the hundred Dinars (for her). O Allah! If You consider that I did that for fear of you than please remove the rock. So Allah saved them and they came out (of the cave)."(11)

(11).THE BOOK OF THE STORIES OF THE PROPHETS,(53) CHAPTER. The tale of the cave. Hadith No:3465

---

www.abmqurannotes.com

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ،

أَنَّهُ ظَنَّ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا يَنْصُرُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا، بِدَعْوَتِهِمْ، وَصَلَاتِهِمْ، وَإِخْلَاصِهِمْ(12)."

(12)۔سنن نسائي،كتاب الجهاد، بَابُ: الِاسْتِنْصَارِ بِالضَّعِيفِ، رقم الحديث : 3180

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں خیال ہوا کہ انہیں اپنے سوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ پر فضیلت و برتری حاصل ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس امت کی مدد اس کے کمزور لوگوں کی دعاؤں، صلاۃ اور اخلاص کی بدولت فرماتا ہے"۔(12)

(12)۔سنن نسائی / کتاب: جہاد کے احکام، مسائل و فضائل / باب : کمزور آدمی سے مدد چاہنے کا بیان ۔حدیث نمبر: 3180، صحیح البخاری/الجہاد 76 (2896)، (تحفة الأشراف: 3935)، مسند احمد (173/1)، شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

www.alfurqannotes.com

It was narrated from Mus'ab bin Sa'd, from his father, that he thought he was better than other Companions of the Prophet (ﷺ). The Prophet of Allah (ﷺ) said:

"Rather, Allah support this Ummah because of their supplication, their Salah, and their sincerity."(12)

(12).Sunan an-Nasa'i , The Book of Jihad , Chapter: Seeking The Support Of Allah By The Supplications Of The Weak , Hadith No:3180

83عن أبي الدرداء عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "الدنيا ملعونة ملعون ما فيها إلا ما ابتغي به وجه الله تعالى"۔

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

www.abmquranNotes.com

"یہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہے، سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اور اس کے جو ذکر اللہ سے متعلق رہتا ہے۔(13)"

(13)۔ابن ابی عاصم نے "الزھد: 127 اور امام طبرانی نے "مسند الشامیین : 612، شیخ البانی رحمہ اللہ نے "صحیح الترغیب والترھیب ، صفحہ یا نمبر :9 میں اس حدیث کو حسن لغیرہ قرار دیا۔

http://www.dorar.net/h/2e0de14345072d963f3b27d6b016517f

84حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيل، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ خَبَّابٍ، عَنْ سَعِيدٍ الطَّائِيِّ أَبِي الْبَخْتَرِيّ، أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

"ثَلَاثَةٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ، قَالَ: " مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ، وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً فَصَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عِزًّا، وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا ". (حديث مرفوع) (حديث موقوف) " وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ، قَالَ: إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَيَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَيَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ، يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ، وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَلَا

يَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا فَهَذَا بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللَّهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا، فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ(14)"

(14)۔سنن ترمذي،كتاب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم،باب مَا جَاءَ مَثَلُ الدُّنْيَا مَثَلُ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ، رقم الحديث : 2325

ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

"میں تین باتوں پر قسم کھاتا ہوں اور میں تم لوگوں سے ایک بات بیان کر رہا ہوں جسے یاد رکھو"، "کسی بندے کے مال میں صدقہ دینے سے کوئی کمی نہیں آتی (یہ پہلی بات ہے)، اور کسی بندے پر کسی قسم کا ظلم ہو اور اس پر وہ صبر کرے تو اللہ اس کی عزت کو بڑھا دیتا ہے (دوسری بات ہے)، اور اگر کوئی شخص پہنے کے لیے سوال کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ اس کے لیے فقر و محتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے"۔ (یا اسی کے ہم معنی آپ نے کوئی اور کلمہ کہا) (یہ تیسری بات ہے) اور تم لوگوں سے ایک اور بات بیان کر رہا ہوں اسے بھی اچھی طرح یاد رکھو: "یہ دنیا چار قسم کے لوگوں کے لیے ہے: ایک بندہ وہ ہے جسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے مال اور علم کی دولت دی، وہ اپنے رب سے اس مال کے کمانے اور خرچ کرنے میں ڈرتا ہے اور اس مال کے ذریعے صلہ رحمی کرتا ہے اور اس میں سے اللہ کے حقوق کی ادائیگی کا بھی خیال رکھتا ہے ایسے بندے کا درجہ سب درجوں سے بہتر ہے۔ اور ایک وہ بندہ ہے جسے اللہ نے علم دیا، لیکن مال و دولت سے اسے محروم رکھا پھر بھی اس کی نیت سچی ہے اور وہ کہتا ہے کہ کاش میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں اس شخص کی طرح عمل کرتا لہٰذا اسے

اس کی سچی نیت کی وجہ سے پہلے شخص کی طرح اجر برابر ملے گا، اور ایک وہ بندہ ہے جسے اللہ نے مال و دولت سے نوازا لیکن اسی علم سے محروم رکھا وہ اپنے مال میں غلط روش اختیار کرتا ہے، اس مال کے کمانے اور خرچ کرنے میں اپنے رب سے نہیں ڈرتا ہے، نہ ہی صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی اس مال میں اللہ کے حق کا خیال رکھتا ہے تو ایسے شخص کا درجہ سب درجوں سے بدتر ہے، اور ایک وہ بندہ ہے جسے اللہ نے مال و دولت اور علم دونوں سے محروم رکھا، وہ کہتا ہے کاش میرے پاس مال ہوتا تو فلاں کی طرح میں بھی عمل کرتا (یعنی: برے کاموں میں مال خرچ کرتا) تو اس کی نیت کا وبال اسے ملے گا اور دونوں کا عذاب اور بار گناہ برابر ہو گا"۔(14)

(14)۔سنن ترمذی / کتاب: زہد ، ورع ، تقوی اور پرہیز گاری / باب : دنیا کی مثال چار قسم کے لوگوں کی مانند ہے۔حدیث نمبر: 2325،ابن ماجہ نے زہد کے باب 26 (4228) میں اسی طرح کی حدیث روایت کی ، تحفة الأشراف: 12145)، شیخ البانی رحمہ اللہ نے ابن ماجة (4228) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

Abu Kabshah Al-Anmari narrated that the Messenger of Allah (s.a.w) said:

"There are three things for which I swear and narrate to you about, so remember it." He said: "The wealth of a slave (of Allah) shall not be decreased by charity, no slave (of Allah) suffers injustice and is patient with it except that Allah adds to his honor; no slave (of Allah) opens up a door to begging except that Allah opens a door for him to poverty"- or a

www.abmqurannotes.com

statement similar- "And I shall narrate to you a narration, so remember it." He said: "The world is only for four persons: A slave whom Allah provides with wealth and knowledge, so he has Taqwa of his Lord with it, nurtures the ties of kinship with it, and he knows that Allah has a right in it. So this is the most virtuous rank. And a slave whom Allah provides with knowledge, but He does not provide with wealth. So he has a truthful intent, saying: 'If I had wealth, then I would do the deeds of so-and-so with it.' He has his intention, so their rewards are the same. And a slave whom Allah provides with wealth, but He does not provide him with knowledge. [So he] spends his wealth rashly without knowledge, nor having Taqwa of his Lord, nor nurturing the ties of kinship, and he does not know that Allah has a right in it. So this is the most despicable rank. And a slave whom Allah does not provide with wealth nor knowledge, so he says: 'If I had wealth, then I would do the deeds of so-and-so with it.' He has his intention, so their sin is the same."(14)

(14).Jami` at-Tirmidhi , Chapters On Zuhd , Chapter: What Has Been Related About 'The Parable Of Th World Is That Of Four People , Hadith No:2325

---

www.ahnafmedia.com

85حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

"يَقُولُ اللَّهُ: إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي، فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا، فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ(15)."

(15)۔صحيح بخاري،كتاب التوحيد، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: "يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلاَمَ اللَّهِ"، رقم الحديث : 7501

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا، ان سے ابوالزناد نے بیان کیا، ان سے اعرج نے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو اسے نہ لکھو یہاں تک کہ اسے کر نہ لے۔ جب اس کو کر لے پھر اسے اس کے برابر لکھو اور اگر اس برائی کو میرے خوف سے چھوڑ دے تو اس کے حق میں ایک نیکی لکھو اور

www.alquranonline.com

اگر بندہ کوئی نیکی کرنی چاہے تو اس کے لیے ارادہ ہی پر ایک نیکی اس کے لیے لکھو"۔(15)

(15)۔صحیح بخاری /کتاب: اللہ کی توحید اس کی ذات اور صفات کے بیان میں /باب : اللہ تعالیٰ کا (سورۃ الفتح) ارشاد "یہ گنوار چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل دیں"۔حدیث نمبر: 7501، صحیح مسلم / ایمان کے احکام و مسائل / باب : بندے کے نیکی کے ارادے کو لکھنے کا ، اور بدی کے ارادے کو نہ لکھنے کا بیان ۔ حدیث نمبر: 336

Narrated Abu Huraira: Allah's Apostle said, "Allah says, "If My slave intends to do a bad deed then (O Angels) do not write it unless he does it; if he does it, then write it as it is, but if he refrains from doing it for My Sake, then write it as a good deed (in his account). (On the other hand) if he intends to go a good deed, but does not do it, then write a good deed (in his account), and if he does it, then write it for him (in his account) as ten good deeds up to seven-hundred times.' "(15)

(18).THE BOOK OF TAUHTD (Islamic Monotheism), CHAPTER. The Statement of Allah: “... They want to change Allah’s Words.., Hadith No:7501

www.abmquirannotes.com

--

86حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

"قَالَ رَجُلٌ: لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ غَنِيٍّ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ، وَعَلَى زَانِيَةٍ، وَعَلَى غَنِيٍّ، فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ(16)."

(16)۔صحيح بخاري،كتاب الزكاة، بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيٍّ وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ، رقم الحديث : 1421

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا ‘ کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی ‘ کہا کہ ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا ‘ ان سے اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"ایک شخص نے (بنی اسرائیل میں سے) کہا کہ مجھے ضرور صدقہ (آج رات) دینا ہے۔ چنانچہ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور (ناواقفی سے) ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ آج رات کسی نے چور کو صدقہ دے دیا۔ اس شخص نے کہا کہ اے اللہ! تمام تعریف تیرے ہی لیے ہے۔ (آج رات) میں پھر ضرور صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ دوبارہ صدقہ لے کر نکلا اور اس مرتبہ ایک فاحشہ کے ہاتھ میں دے آیا۔ جب صبح ہوئی تو پھر لوگوں میں چرچا ہوا کہ آج رات کسی نے فاحشہ عورت کو صدقہ دے دیا۔ اس شخص نے کہا اے اللہ! تمام تعریف تیرے ہی لیے ہے ' میں زانیہ کو اپنا صدقہ دے آیا۔ اچھا آج رات پھر ضرور صدقہ نکالوں گا۔ چنانچہ اپنا صدقہ لیے ہوئے وہ پھر نکلا اور اس مرتبہ ایک مالدار کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگوں کی زبان پر ذکر تھا کہ ایک مالدار کو کسی نے صدقہ دے دیا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ اے اللہ! حمد تیرے ہی لیے ہے۔ میں اپنا صدقہ (لاعلمی سے) چور ' فاحشہ اور مالدار کو دے آیا۔ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بتایا گیا کہ جہاں تک چور کے ہاتھ میں صدقہ چلے جانے کا سوال ہے۔ تو اس میں اس کا امکان ہے کہ وہ چوری سے رک جائے۔ اسی طرح فاحشہ کو صدقہ کا مال مل جانے پر اس کا امکان ہے کہ وہ زنا سے رک جائے اور مالدار کے ہاتھ میں پڑ جانے کا یہ فائدہ ہے کہ اسے عبرت ہو اور پھر جو اللہ عزوجل نے اسے دیا ہے ' وہ خرچ کرے۔(16)

(16)۔صحیح بخاری / کتاب: زکوۃ کے مسائل کا بیان / باب : اگر لاعلمی میں کسی نے مالدار کو صدقہ دے دیا (تو اس کو ثواب مل جائے گا) ۔حدیث نمبر: 1421، صحیح مسلم / زکاۃ کے احکام و مسائل / باب : صدقہ دینے والے کو ثواب ہے اگرچہ صدقہ اس کے حقدار کو نہ پہنچے ۔حدیث نمبر: 2362

Narrated Abu Huraira: Allah's Apostle (p.b.u.h) said, "A man said that he would give something in charity. He went out with his object of charity and unknowingly gave it to a thief. Next morning the people said that he had given his object of charity to a thief. (On hearing that) he said, "O Allah! All the praises are for you. I will give alms again." And so he again went out with his alms and (unknowingly) gave it to an adulteress. Next morning the people said that he had given his alms to an adulteress last night. The man said, "O Allah! All the praises are for you. (I gave my alms) to an adulteress. I will give alms again." So he went out with his alms again and (unknowingly) gave it to a rich person. (The people) next morning said that he had given his alms to a wealthy person. He said, "O Allah! All the praises are for you. (I had given alms) to a thief, to an adulteress and to a wealthy man." Then someone came and said to him, "The alms which you gave to the thief, might make him abstain from stealing, and that given to the adulteress might make her abstain from illegal sexual intercourse (adultery), and that given to the wealthy man might make him take a lesson from it and spend his wealth which Allah has given him, in Allah's cause."(16)

(16).THE BOOK OF ZAKA, CHAPTER. If one gives an object of charity to a wealthy person unknowingly. Hadith No:1421

----

www.abmquranotes.com

87حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ ، وَاللَّفْظُ لِإِسْحَاقَ، قَالَ عَبَّاسٌ: حَدَّثَنَا، وقَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ ، حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ:

كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي إِبِلِهِ، فَجَاءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ، فَلَمَّا رَآهُ سَعْدٌ، قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الرَّاكِبِ، فَنَزَلَ، فَقَالَ لَهُ: أَنَزَلْتَ فِي إِبِلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُونَ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ، فَضَرَبَ سَعْدٌ فِي صَدْرِهِ، فَقَالَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ(17)."

(17)۔صحیح مسلم،كِتَاب الزُّهْدِ وَالرَّقَائِقِ، باب مَا جَاءَ أَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ ، رقم الحديث : 7432

عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے، سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں میں تھے اتنے میں ان کا بیٹا عمر آیا (یہ عمر بن سعد وہی ہے جو سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے لڑا اور جس نے دنیا کے لیے اپنی آخرت برباد کی) جب سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا تو کہا: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی اس سوار کے شر سے۔ پھر وہ اترا اور بولا: تم اپنے اونٹوں اور بکریوں میں اترے ہو اور لوگوں کو چھوڑ دیا وہ سلطنت کے لیے جھگڑ رہے ہیں (یعنی خلافت اور حکومت کے لیے) سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے اس کے سینہ پر مارا اور کہا: چپ رہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: "اللہ دوست رکھتا ہے اس بندہ کو جو پرہیز گار ہے، مالدار ہے۔ چھپا بیٹھا ہے ایک کونے میں (فساد اور فتنے کے وقت) اور دنیا کے لیے اپنا ایمان نہیں بگاڑتا۔(17) "

(17)۔صحیح مسلم / زہد اور رقت انگیز باتیں / باب : دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہونے کے بیان میں ۔حدیث نمبر: 7432

It is reported on the authority of Amir b. Sa'd that Sa'd b. Abi Waqqas was in the fold of his camels that his son 'Umar came to him. When Sa'd saw him he said:

I seek refuge with Allah from the mischief of this rider. And as he got down he said to him: You are busy with your camels and your sheep and you have abandoned people who are contending with one another for kingdom. Sa'd struck his chest and said: Keep quite. I heard Allah's Messenger (ﷺ) saying: Allah loves the servant who is God-conscious and is free from want and is hidden (from the view of people).(17)

(17).Sahih Muslim , The Book of Zuhd and Softening of Hearts , Hadith No:7432

88حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:

"يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ، اسْتَقِيمُوا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا، فَإِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينًا وَشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا(18)."

(18)۔صحيح بخاري،كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، بَابُ الِاقْتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رقم الحديث : 7282

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے ابراہیمی نے، ان سے ہمام نے اور ان سے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ:

"اے قرآن و حدیث پڑھنے والو! تم اگر قرآن و حدیث پر نہ جمو گے، ادھر ادھر دائیں بائیں راستہ لو گے تو بھی گمراہ ہو گے بہت ہی بڑے گمراہ۔(18)"

www.alquranmotes.com

(18)۔صحیح بخاری / کتاب: اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مضبوطی سے تھامے رہنا / باب : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی پیروی کرنا ۔ حدیث نمبر:7282

Narrated Hammam: Hudhaifa said, "O the Group of Al-Qurra! Follow the straight path, for then you have taken a great lead (and will be the leaders), but if you divert right or left, then you will go astray far away."(18)

(18).THE BOOK OF HOLDING FAST TO THE QUR'AN AND THE SUNNA,CHAPTER. Following the Sunna (legal ways) of the Prophet (p.b.u.h.). Hadith No:7282

89حَدَّثَنِي حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ:

بَعَثَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ إِلَى قُرَّاءِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ ثَلَاثُ مِائَةِ رَجُلٍ، قَدْ قَرَءُوا الْقُرْآنَ، فَقَالَ " أَنْتُمْ خِيَارُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَقُرَّاؤُهُمْ فَاتْلُوهُ، وَلَا يَطُولَنَّ عَلَيْكُمُ

الْأَمَدُ، فَتَقْسُوَ قُلُوبُكُمْ كَمَا قَسَتْ قُلُوبُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَإِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ سُورَةً كُنَّا نُشَبِّهُهَا فِي الطُّولِ وَالشِّدَّةِ بِبَرَاءَةَ فَأُنْسِيتُهَا، غَيْرَ أَنِّي قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى وَادِيًا ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَكُنَّا نَقْرَأُ سُورَةً كُنَّا نُشَبِّهُهَا بِإِحْدَى الْمُسَبِّحَاتِ فَأُنْسِيتُهَا، غَيْرَ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْهَا يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لا تَفْعَلُونَ سورة الصف آية 2 فَتُكْتَبُ شَهَادَةً فِي أَعْنَاقِكُمْ فَتُسْأَلُونَ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ(19)."

(19)۔صحیح مسلم،كِتَاب الزَّكَاةِ، باب لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ لَابْتَغَى ثَالِثًا، رقم الحديث : 2419

ابوالاسود نے کہا: سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بصرہ کے قاریوں کو بلوا بھیجا اور وہ سب تین سو قاری ان کے پاس آئے اور انہوں نے قرآن پڑھا اور سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ تم بصرہ کے سب لوگوں سے بہتر ہو اور وہاں کے قاری ہو، سو قرآن پڑھتے رہو اور بہت مدت گزر جانے سے سست نہ ہو جاؤ کہ تمہارے دل سخت ہو جائیں جیسے تم سے اگلوں کے دل سخت ہو گئے اور ہم ایک سورت پڑھا کرتے تھے جو طول میں اور سخت وعیدوں میں برأۃ کے برابر تھی پھر میں اسے بھول گیا مگر اتنی یاد رہی کہ اگر آدمی کے دو میدان ہوتے ہیں مال کے تب بھی تیسرا ڈھونڈتا رہتا اور آدمی کا پیٹ نہیں بھرتا مگر مٹی سے اور ہم ایک سورت اور پڑھتے تھے اور اس کو مسبحات میں کی ایک سورت کے برابر جانتے تھے میں وہ بھی بھول گیا مگر اس میں سے یہ آیت یاد ہے "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لاَ تَفْعَلُونَ" (سورة الصف:2)"اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ بات جو کرتے نہیں"، اور جو بات ایسی کہتے ہو کہ کرتے نہیں وہ تمہاری گردنوں میں لکھ دی جاتی ہے گواہی کے طور پر کہ اس کا سوال ہو گا تم سے قیامت کے دن۔(19)

www.abmqurannotes.com

(19)۔صحیح مسلم / زکاۃ کے احکام و مسائل / باب : اگر آدم کے بیٹے کے پاس دو وادیاں مال کی ہوں تو وہ تیسری چاہے گا۔حدیث نمبر: 2419

Abu Harb b. Abu al-Aswad reported on the authority of his father that Abu Musa al-Ash'ari sent for the reciters of Basra. They came to him and they were three hundred in number. They recited the Qur'an and he said:

You are the best among the inhabitants of Basra, for you are the reciters among them. So continue to recite it. (But bear in mind) that your reciting for a long time may not harden your hearts as were hardened the hearts of those before you. We used to recite a surah which resembled in length and severity to (Surah) Bara'at. I have, however, forgotten it with the exception of this which I remember out of it:" If there were two valleys full of riches, for the son of Adam, he would long for a third valley, and nothing would fill the stomach of the son of Adam but dust." And we used so recite a surah which resembled one of the surahs of Musabbihat, and I have forgotten it, but remember (this much) out of it:" Oh people who believe, why do you say that which you do not practise" (lxi 2.) and" that is recorded in your necks as a witness

www.abmquranmotes.com

(against you) and you would be asked about it on the Day of Resurrection" (19)

(19) Sahih Muslim , The Book of Zakat , Chapter: If the Son of Adam had two valleys, he would desire a third , Hadith No:2419

www.abmqurannotes.com

www.abmqurannotes.com